مطبُوعات

مقامِ صحابہؓ | تالیف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ ناشر ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی نمبر ۱۴۔ صفحات ۱۴۲۔ سفید کاغذ۔ طباعت آفسٹ۔ قیمت پونے چار روپے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اس مختصر سی کتاب میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا صحیح مقام بیان فرمایا ہے۔ ابتدا میں فن تاریخ اور کتب تاریخ کی اصل حیثیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کوشش اس لحاظ سے نہایت مبارک اور مستحسن ہے کہ اسے پڑھ کر ایک عام قاری کے دل میں صحابہ کرام کے بارے میں جذباتِ عقیدت و احترام پیدا ہوتے ہیں۔

ہم اپنا یہ مقام نہیں سمجھتے کہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جیسے صاحبِ نظر عالمِ دین کی توضیحات پر کوئی گرفت کریں مگر چند باتیں بڑے خلوص اور طالب علمانہ نیاز مندی کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اس حقیقت سے آخر کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے کہ بعض صحابہؓ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اور اس کے بعد بھی کچھ فروگزاشتیں ہوئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں باہمی اختلاف کی بنا پر تلواریں بھی نیام سے نکل آئیں۔ زیرِ نظر کتاب میں اس ضمن میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے جو کچھ ہوا اُس کے بارے میں خاموشی اختیار کی جانی چاہیے۔ کیونکہ سکوت اور کف لسان ہی شیوۂ اسلاف ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہی شیوۂ اسلاف ہے تو پھر قرآن پاک اور کتبِ احادیث میں (تاریخ کو چھوڑ دیئے) صحابہ کے بعض تسامحات کا تذکرہ کیوں موجود ہے۔ صحابہ کے بارے میں سلف صالحین اور خلف اکابرین کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کا تقاضا یہ ہے کہ اُن کی (معاذ اللہ) نیت پر حملہ کرنے یا تحقیر یا تنقیص کے خیال سے قلم اور زبان دونوں کو پوری طرح روکا جائے بلکہ اُن کے بارے میں کسی قسم کی بدگمانی دماغ میں نہ لائی جائے۔ یہی شیوۂ اسلاف ہے اور یہی شیوۂ اخلاف بھی ہونا چاہیے۔ لیکن حدودِ احترام میں رہتے ہوئے

بیانِ حقیقت اور تفہیم مسائل کے طور پر کچھ کہنا نہ پہلے ممنوع تھا نہ اب ہے۔ اس ایک صحیح اور متوازن راستے سے ہٹ کر اگر کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا جائے گا تو اس سے بہت سی ایسی الجھنیں پیدا ہوں گی جنہیں سلجھایا نہ جا سکے گا، کیونکہ سلف اور خلف کے بڑے بڑے نامور بزرگوں نے تفہیم مسائل کے لیے صحابہ کرام کے طرزِ عمل پر بحث کی ہے اور بعض امور میں ان کی فروگزاشتوں کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

عدالتِ صحابہؓ کے ضمن میں صحابہ کرام کے لیے جس بلند مقام کی نشاندہی کی گئی ہے وہ اپنی جگہ صحیح اور درست ہے اور بلاشبہ صحابہ کرام کی عظیم اکثریت اس پر پورا اترتی ہے۔ لیکن اگر اس کی بنیاد صرف اس امر کو قرار دیا جائے کہ یہ ہم تک دین پہنچانے کا واسطہ ہیں تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم تک دین پہنچانے کے بعض دوسرے واسطے بھی تو ہیں، تابعین، تبع تابعین، تبع تبع تابعین۔ ان بعد کے واسطوں کے لیے بھی جو ہم تک دین پہنچنے کے ناگزیر واسطے ہیں، کیا عدالت کا ویسا ہی بلند مقام ضروری ہے یا نہیں؟ اگر یہ ضروری ہے تو یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچنا چاہیے۔ اور اگر ضروری نہیں تو کیوں؟

اس کتاب کے آخر میں حضرت مفتی صاحب کی ایک "دردمندانہ گزارش" درج ہے جس کے ابتدائی فقرات پڑھ کر دل پر واقعی رقت طاری ہو جاتی ہے اور انسان موت کو سامنے کھڑا پا کر کانپ اٹھتا ہے، لیکن اس سلسلے میں ہم مفتی صاحب کی خدمت میں بصد احترام یہ عرض کریں گے کہ آخر انہیں دینِ حق کے ایک مخلص خادم اور اُن کے رفیقِ کار کے بارے میں یہ کیوں بدگمانی پیدا ہو گئی ہے کہ اُن کے دل صحابہ کرام کے احترام سے عاری ہیں۔ جس شخص کے دل میں ایمان کا نور ہے اُس کا دل صحابۂ کرام کے احترام سے بھی معمور رہے گا۔ اگر کوئی صاحبِ ایمان احترامِ صحابہ کی ساری حدود کو سامنے رکھتے ہوئے بعض مسائل کی تنقیح میں بعض صحابہؓ کے چند ایسے تسامحات کی نشاندہی کرتا ہے جن کا تذکرہ ہمارے دینی ادب میں پہلے سے موجود ہے، اُسے آخر توہینِ صحابہ کا مجرم کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔

ہمیں امید ہے محترم مفتی صاحب اس مسئلہ پر اُسی دلسوزی سے غور کریں گے جس کی جھلک اُن کی "دردمندانہ گزارش" میں ملتی ہے۔

صحیح لغات القرآن | تالیف: مولانا تاج محمد دہلوی۔ ناشر: نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی۔ کتابی سائز، صفحات ۸۸۴۔ کتابت، طباعت آفسٹ۔ قیمت ۵۰ روپے، ۷ پیسے۔